# 43355 ـ نبی صلی اللہ علیہ سلم کا وضوء نیند سے نہیں ٹوٹتا

**سوال**

نیند سے وضوء ٹوٹنے کی کیا دلیل ہے ؟
اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ قیام والی حدیث میں اس کی تفسیر کیا کی جائیگی کہ سونے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھ کر بغیر وضوء کیے نماز فجر ادا کی ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

اول:

نیند کے نواقض وضوء ہونے کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" جب ہم سفر میں ہوتے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیتے کہ ہم اپنے موزے تین دن اور راتیں نہ اتاریں، مگر جنابت سے لیکن پاخانہ اور پیشاب اور نیند سے نہ اتاریں "

سنن ترمذی حدیث نمبر ( 89 ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے.

تو اس حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ نیند نواقض وضوء میں شامل ہے.

اور سوال نمبر ( 36889 ) کے جواب میں نیند سے وضوء ٹوٹنے کے متعلق علماء کرام کا اختلاف بیان ہو چکا ہے، اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ راجح یہ ہے کہ اگر نیند گہری ہو تو اس سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے، لیکن تھوڑی سی نیند سے وضوء نہیں ٹوٹتا.

دوم:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی جس حدیث کی طرف سائل نے اشارہ کیا ہے اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے وہ درج ذیل ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس سویا اور اس رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس ہی تھی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضوء کیا اور پھر کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے، تو میں ان کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پکڑ کر اپنی دائیں جانب کر دیا اور تیرہ رکعات ادا کیں، پھر سو گئے حتی کہ خراٹے لینے لگے، جب رسول کریم صلی اللہ سوتے تو خراٹے لیا کرتے تھے، پھر ان کے پاس مؤذن آیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ چلےگئے اور وضوء نہ کیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر( 698 ) صحیح مسلم حدیث نمبر( 763 ).

اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوئے اور پھر اٹھ کر نماز ادا کی اور وضوء نہ کیا، اہل علم نے بیان کیا ہے کہ یہ حکم ( نیند سے وضوء نہ ٹوٹنا ) رسول کریم صل اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سویا کرتی تھیں لیکن دل نہیں سوتا تھا، اور جب وضوء ٹوٹتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا شعور اور احساس ہو جاتا تھا.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

قولہ: " پھر لیٹ کر سو گئے حتی کہ خراٹے لینے لگے، اور اٹھ کی نماز ادا کی لیکن وضوء نہ کیا "

یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں شامل ہے کہ ان کا لیٹ کر سونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا؛ کیونکہ ان کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا، جب ہوا خارج ہونے سے وضوء ٹوٹ جائے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہو جاتا ہے، لیکن ان کے علاوہ دوسروں لوگوں کو نہیں " انتہی.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قولہ: ( بغیر وضوء کیے ہی نماز ادا کی "

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں اور ان کا دل نہیں سویا کرتا تھا، اس لیے اگر ان کا وضوء ٹوٹتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہو جاتا، اسی لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات نیند سے اٹھ کر وضوء کیا کرتے اور بعض اوقات وضوء نہیں کیا کرتے تھے.

خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ان کو دل کو سونے سے اس لیے روک دیا گیا تھا تا کہ انہیں نیند میں آنے والی وحی کو بھی یاد کرلیں " انتہی.

امام بخاری رحمہ اللہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میری آنکھیں تو سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 3569 ).

اور اسے مسند احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے. دیکھیں مسند احمد حدیث نمبر ( 7369 )، اور سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ( 696 ) بھی دیکھیں.

اور ابن ماجہ رحمہ اللہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کیا ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے حتی کہ خراٹے لینے لگتے اور پھر اٹھ کر نماز ادا کرتے اور وضوء نہ کرتے تھے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ( 474 ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ابن ماجہ کے حاشیہ میں سندی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قولہ: " حتی ینفخ " وہ آواز جو سونے والے سے سنائی دیتی ہے.

قولہ: " تو وہ نماز ادا کرتے اور وضوء نہیں کرتے تھے "

اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں اوران کا دل نہیں سوتا تھا، جیسا کہ صحیح بخاری وغیرہ میں اس کی صراحت موجود ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند وضوء نہیں توڑتی، اس لیے کہ نیند وضوء اس خدشہ کے پیش نظر توڑتی ہے کہ سونے والے سے کی ہوا خارج ہو اوراسے اس کا احساس اور شعور بھی نہ ہو اور جس کا دل نہ سوتا ہو اس کو ایسا نہیں ہوتا.

پھر کہتے ہیں: اس باب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند والی احادیث ذکر نہیں کرنی چاہیں ( یعنی نیند کے ساتھ وضوء ٹوٹنے کے باب میں ) لیکن اگر بیان کی جائیں تو یہ بیان ہونا چاہیے کہ یہ حکم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے، لہذا اسے سمجھنا چاہیے " انتہی مختصرا.

واللہ اعلم .